مسلمان بچیوں کی تربیت کا بہترین نمونہ

بی بی سیدہ کی کہانی

اور

نذر منت و مراد کے مسائل

مرتب: انیس احمد نوری

مکتبہ نوریہ رضویہ پان منڈی سکھر

نام کتاب: ______ بی بی سیدہ کی کہانی
مرتب: ______ انیس احمد نوری
کاتب: ______ محمد عرف نور محمد نور قلم سکھر
ناشر: ______ مکتبہ نوریہ رضویہ پان منڈی سکھر

بی بی سیدہ کی کہانی

اسکول کالج، خواتین کی محفلِ میلاد اور جلسہ وغیرہ میں
فری تقسیم کرنے والوں کو خاص رعایت سے دستیاب ہونگی

خواتین مندرجہ ذیل کتب بھی اپنے مطالعہ میں ضرور رکھیں

- قادری رضوی مجموعۂ وظائف
- کھانے پینے کی سنتیں طبِ نبوی
- شادی کا تحفہ
- احکامِ عقیقہ بچوں کے اسلامی نام
- فاتحہ کا طریقہ
- گھروں میں بولے جانیوالے کفریہ کلمات
- بارہ ماہ کے فضائل و نوافل
- بی بی سیدہ کی کہانی
- سُنّی حنفی نماز مترجم
- سُنّی بیاض
- مجموعہ مناجات
- غسل کی سُنتیں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ　　　　نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سب سے بڑی شہزادی ہیں جو اعلانِ نبوّت سے دس سال قبل مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئیں۔ یہ ابتدائے اسلام ہی میں مُسلمان ہو گئی تھیں اور جنگ بدر کے بعد حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکو مکے سے مدینہ بُلالیا تھا۔ مکہ میں کافروں نے ان پر جو ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے انکا تو پُوچھنا ہی کیا حد ہو گئی کہ جب یہ ہجرت کے ارادے سے اونٹ پر سوار ہو کر مکّہ سے باہر نکلیں تو کافروں نے انکا راستہ روک لیا اور ایک بد نصیب کافر جو بڑا ہی ظالم تھا یعنی "ہبار بن الاسود" اس نے نیزہ مار کر انکو اونٹ سے زمین پر گرا دیا۔ جس کی وجہ سے انکا حمل ساقط ہو گیا۔ یہ دیکھ کر انکے دیور "کنانہ" کو جو اگرچہ کافر تھا ایک دم طیش آ گیا اور اس نے جنگ کیلئے تیر کمان اُٹھا لیا۔ یہ ماجرا دیکھ کر "ابو سفیان" نے درمیان میں پڑ کر راستہ صاف کرا دیا اور یوں یہ مدینہ منورہ پہنچیں۔

حضورِ اکرم نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے قلب کو اس واقعہ سے بڑی چوٹ لگی چنانچہ آپ نے اُن کے فضائل میں یہ ارشاد فرمایا کہ ــــــ ھِیَ اَفْضَلُ بَنَاتِیْ اُصِیْبَتْ فِیَّ ــــــ

ترجمہ:۔ یہ میری بیٹیوں میں اس اعتبار سے بہت فضیلت والی ہے کہ میری طرف ہجرت کرنے میں اتنی بڑی مُصیبت اُٹھائی۔

پھر ان کے بعد اِن کے شوہر حضرت ابوالعاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی مکّہ سے ہجرت کر کے مدینہ آ گئے اور دونوں ایک ساتھ رہنے لگے۔ ان کی اولاد میں ایک لڑکا جس کا نام "علی" تھا۔ اور ایک لڑکی جنکا نام "امامہ" تھا زندہ رہے۔ ابن عساکر کا قول ہے کہ علی جنگِ یرموک میں شہید ہو گئے حضرت امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کو بے حد محبت تھی۔ بادشاہ حبشہ نے تحفہ میں ایک جوڑا اور ایک قیمتی انگوٹھی دربارِ نبوّت میں بھیجی تو آپ نے یہ انگوٹھی حضرت امامہ کو عطا فرمائی۔ اسی طرح کسی نے ایک مرتبہ بہت ہی بیش قیمت اور انتہائی خوبصورت ایک ہار نذر کیا تو سب بیبیاں یہ سمجھتی تھیں کہ حضور یہ ہار حضرت عائشہ کے گلے میں ڈالیں گے مگر آپ نے یہ فرمایا کہ میں یہ ہار اُس کو پہناؤں گا جو میرے گھر والوں میں مجھ کو سب سے زیادہ پیاری ہے یہ فرما کر آپ نے یہ قیمتی ہار اپنی نواسی حضرت امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گلے میں ڈال دیا۔ ۸ھ میں حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال ہو گیا اور حضور صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم نے تبرک کے طور پر اپنا تہبند شریف انکے کفن میں دے دیا۔ اور نماز جنازہ پڑھا کر خود اپنے مُبارک ہاتھوں سے انکو قبر میں اُتارا اُن کی قبر شریف بھی جنۃ البقیع مدینہ منورہ میں ہے۔ (زرقانی جلد ۳ صفحہ ۱۹۵)

سبق حضور نبی اکرم کی صاحبزادی کو اسلام لانے کی بنا پر کافروں نے جسقدر ستایا اور دُکھ دیا اس سے مسلمان بیبیوں کو سبق لینا چاہیے کہ کافروں اور ظالموں کے ظلم پر صبر کرنا ہمارے رسُولِ اکرم اور رسُول کے گھر والوں کی سُنّت ہے۔ اور خدا کی راہ میں دین کیلئے تکلیف اُٹھانا اور برداشت کرنا بہت بڑے اجر و ثواب کا کام ہے۔

حضرت رُقیّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

اعلانِ نبوت سے سات برس قبل جبکہ حضور پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عمر شریف کا تینتیسواں سال تھا یہ مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئیں پہلے انکا نکاح ابولہب کے بیٹے "عتبہ" سے ہوا تھا مگر ابھی رُخصتی بھی نہیں ہوئی تھی کہ "سُورۃ تبت یدا" نازل ہوئی۔ اس غصہ میں ابولہب کے بیٹے عتبہ نے حضرت رُقیّہ رضی اللہ عنہا کو طلاق دے دی۔ اس کے بعد حضور پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے انکا نکاح کر دیا۔ اور ان دونوں میاں بیوی نے حبشہ کیطرف پھر مدینہ کیطرف ہجرت کی اور دونوں صاحب الہجرتین یعنی دو ہجرتوں والے کے معزز لقب سے سرفراز ہوئے ــــــ جنگ بدر کے دنوں میں حضرت رُقیّہ زیادہ بیمار تھیں چنانچہ حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو انکی تیمارداری کیلئے مدینہ میں رہنے کا حکم دے دیا۔ اور جنگ بدر میں جانے سے روک دیا۔ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس دن جنگ بدر میں فتح مُبین کی خوشخبری لے کر مدینہ پہنچے اُسی دن بی بی رُقیّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیس برس کی عمر پا کر مدینہ میں انتقال کیا۔ حضور پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جنگ بدر کی وجہ سے اُن کے جنازہ میں شریک نہ ہو سکے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اگرچہ جنگ بدر میں شریک نہیں ہوئے مگر حضورِ اکرم نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو جنگ بدر کے مجاہدین میں شمار فرمایا۔ اور مجاہدین کے برابر مالِ غنیمت میں سے حصہ بھی عطا فرمایا ــــــ

حضرت بی بی رُقیّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شکم مُبارک سے ایک فرزند پیدا ہوئے تھے جن کا نام "عبداللہ" تھا مگر وہ اپنی والدہ کی وفات کے بعد سنہ ۴ھ میں وفات پا گئے۔ بی بی رُقیّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر بھی جنۃ البقیع میں ہے ــــــ زرقانی جلد ۳ صفحہ ۱۹۸

(۳) حضرت اُمِّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ بھی پہلے ابولہب کے دوسرے بیٹے "عتیبہ" سے بیاہی گئی تھیں۔ مگر "سُورۃ تبت یدا" میں ابُولہب کی بُرائی سُن کر عتیبہ اسقدر طیش میں آگیا کہ اُس نے گستاخی کرتے ہوئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جھپٹ کر آپ کے پیراہن شریف کو پھاڑ ڈالا اور حضرت اُمِّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو طلاق دیدی۔ حضور رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قلبِ نازک پر اس گستاخی و بے ادبی سے انتہائی صدمہ گذرا اور جوشِ غم سے آپ کی زبانِ مُبارک سے بے اختیار یہ الفاظ نکل گئے کہ "یا اللہ اپنے کتوں میں سے کسی کتے کو اس پر مُسلط فرما دے" ——— اس دعائے نبوی کا یہ اثر ہوا کہ مُلکِ شام کے راستہ میں یہ قافلہ کے بیچ میں سویا تھا اور اس کا باپ ابولہب قافلہ والوں کیساتھ پہرہ دے رہا تھا مگر اچانک ایک شیر آیا اور عتیبہ کے سر کو چبا گیا۔ اور وہ مر گیا ——— حضرت بی بی رقیہ کی وفات کے بعد حضور پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ۳ھ میں حضرت اُمِّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ کر دیا۔ مگر اُنکے شکم مُبارک سے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ ۹ھ میں حضرت اُمِّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات ہو گئی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُنکی نمازِ جنازہ پڑھائی اور مدینہ منورہ کے قبرستان جنۃ البقیع میں دفن فرمایا (زرقانی جلد ۳ صفحہ ۲۰۰)

(۴) حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّی فَمَنْ اَذَاهَا فَقَدْ اَذَانِی یعنی فاطمہ میری بیٹی! تو میرے بدن کی ایک بوٹی ہے جس نے اس کا دِل دُکھایا اُس نے مجھے دُکھ پہنچا کر ایذا دی ———

یہ حضور شہنشاہ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سب سے چھوٹی مگر سب سے زیادہ چہیتی اور لاڈلی شہزادی ہیں اُنکا نام فاطمہ اور لقب زہرا و بتول ہے امام نسائی روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ نہ اُنکو حیض آتا ہے نہ اُنکے ایام نفاس مقرر ہیں جو زچگی میں ہوتے ہیں۔ اللہ اکبر! اِنکے فضائل و مناقب اور ان کے درجات و مراتب کا کیا کہنا۔ حدیثوں میں بکثرت اِنکے فضائل اور بزرگیوں کا ذکر ہے۔ ۲ھ میں حضرت علی شیرِ خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اُنکا نکاح ہوا ———

جہیز: اللہ کے محبوب اعظم کی بیٹی کے جہیز میں (۱) ایک لحاف (۲) ایک چمڑے کا تکیہ جس میں

درخت خرما کی چھال بھری ہوئی تھی۔ (۳) دو چکیاں (۴) ایک مشک۔ (۵) دو گھڑے ــــ

ان کے شکم مبارک سے تین صاحبزادگان حضرت سیدنا امام حسن و سیدنا امام حسین و سیدنا محسن اور تین صاحبزادیاں زینب۔ اُم کلثوم۔ و رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم و عنہن پیدا ہوئیں۔ حضرت محسن و رقیہ تو بچپن ہی میں وفات پاگئے۔ حضرت اُم کلثوم کی شادی امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے ہوئی جن کے شکم مبارک سے ایک فرزند حضرت زید اور صاحبزادی حضرت رقیہ کی پیدائش ہوئی اور حضرت زینب کی شادی حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہوئی جن کے فرزند عون و محمد کربلا میں شہید ہوئے ــــ

بیٹی سے محبت

حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے اہل میں فاطمۃ الزہرا سب سے پیاری تھیں جب سفر پر جاتے تو آخر میں فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مل کر جاتے۔ جب واپس آتے تو سب سے پہلے فاطمۃ الزہرا سے ملتے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ۔ فاطمہ میرا پارہ گوشت ہے میرے گوشت کا ٹکڑا ہے جس نے فاطمہ کو ناراض کیا اُس نے مجھے ناراض کیا ــــ

تسبیح فاطمہ رضی اللہ عنہا

ایک روز خبر ملی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس لونڈی غلام آئے ہیں اسلئے وہ ایک خادمہ کی درخواست کرنے کیلئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دولت خانہ میں آئیں۔ چکی سے اناج پیسنے، کنوئیں سے پانی کھینچنے سے ہاتھوں میں گٹے اور چھالے اور دیگر تکالیف کی وجہ سے خادمہ طلب فرمائی۔ دونوں جہانوں کے آقا و مولیٰ نے فرمایا کہ تمھیں ایسا وظیفہ بتاتا ہوں جو تمام تکالیفوں کا مداوا ہے۔ ہر نماز کے بعد ۳۳ بار سبحان اللہ ۳۳ بار الحمد للہ ۳۴ بار اللہ اکبر پڑھا کرو۔

وفات

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال کے چھ مہینے بعد ۳ رمضان ۱۱ھ منگل کی رات میں آپکی وفات ہوئی اور جنۃ البقیع میں مدفون ہوئیں۔ (مدارج النبوۃ جلد ۲ صفحہ ۴۶۱ زرقانی جلد ۲ صفحہ ۲)

نوٹ: اہل بیت کرام پر تفصیل کتاب "فضائل صحابہ و اہلبیت" مصنف مولانا محمد علی حسین البکری میں دیکھیں ــــ کتاب "احکام عقیقہ اور بچوں کے اسلامی نام"۔ اور خادم انیس احمد نوری کی کتاب "شادی کا تحفہ" میں عورت کے شوہر پر حقوق اور زچہ و بچہ وغیرہ کی ۱۵۵ احتیاطیں اور خواتین کے وہ مسائل جن کا جاننا فرض واجب ہے ضرور مطالعہ فرمائیں ــــ

نذر منّت و مُراد کے مسائل

نذر منّت و مُراد ایک ہی چیز کے مختلف نام ہیں ـــــ نذر کی دو قسمیں ہیں ـــــ

(۱) نذرِ شرعی (۲) نذرِ عرفی ـــ ۱. نذرِ شرعی کا پورا کرنا واجب و لازم ـــ ۲. نذرِ عرفی کا پورا کرنا مستحب ہے ـــــ واجب و لازم نہیں ـــــ نا پورا کرنا کچھ گناہ نہیں =

نذرِ شرعی کی مثالیں

کوئی شخص اللہ سے قریب ہونے کے لئے جو عبادت سے متعلق چیز اپنے اوپر لازم کرے ـــ تو وہ نذرِ شرعی ہے ـــ **مثلاً** کہا اگر میرا بیمار بچہ یا باپ، یا شوہر اچھا ہو گیا تو اللہ کیلئے تین روزے ـــ یا کہا سو روپے کی خیرات کروں گی ـــ یا کہا دس یا کم زیادہ مسکینوں کو کھانا کھلاؤں گی ـــ یا کہا گم شدہ بچہ یا بچی، یا چیز مل گئی تو دو یا چار رکعت نفل نماز پڑھوں گی ـــ یا کہا اے اللہ ـــ اگر لڑکا پیدا ہوا تو مسجد یا دینی مدرسہ بنواؤں گا ـــ یا مسجد میں اتنے روپے دوں گا ـــ یا مسجد میں ایک صف دوں گا ـــــ یہ منّتیں نذرِ شرعی کہلاتی ہیں انکا پورا کرنا واجب لازم ہے

نذرِ عُرفی کی مثالیں

جو منّتیں بزرگوں سے عقیدت اور ثواب بخشنے سے متعلق ہوں اُس کو ـــ نذرِ عرفی کہتے ہیں، **مثلاً** عُرفِ عام میں شاگرد اُستاد سے، یا مُرید اپنے پیر سے تحفہ پیش کرتے وقت کہتا ہے کہ "یہ آپکے حضور نذر ہے" ـــ **اسی طرح** یہ کہنا کہ میں حافظ قاری، عالم یا انجینیئر وغیرہ بن گیا تو میں گیارہویں شریف کروں گا، یا میلاد شریف پڑھواؤں گا، یا فلاں بزرگ کے مزار پر لنگر تقسیم کروں گا، یا چادر چڑھاؤں گا، یا کہا بچے کی نشہ کی لت ختم ہو، یا کمانے لگے، یا شوہر مجھ سے محبت کرنے لگے، یا لڑکی کی اچھی جگہ شادی ہو جائے ـــ تو میں گیارہ بیبیوں کی کہانی پڑھواؤں گی یا پڑھوں گی ـــ یہ منّتیں نذرِ عُرفی کہلاتی ہیں ـــ انکا پورا کرنا مستحب ہے ـــــ

اہم مسائل

غیر شرعی کام کیلئے نذر منّت ماننا سخت گناہ ہے ـــ نذرِ شرعی کا کھانا صاحبِ حیثیت اور گھر والے بھی نہیں کھا سکتے ـــ نذرِ شرعی کا کھانا اور گھر کا کھانا یکجا یہ سوچ کر بھی تیار نہ کیا جائے کہ جو بچ جائیگا وہ گھر والے کھا لیں گے ـــ **مگر** نذرِ عرفی کا کھانا بزرگوں کا تبرک سمجھ کر سب کھا سکتے ہیں ـــ **البتّہ** گستاخِ رسول کافر مُرتد واجب القتل ہیں انکے نذر سے مسجد دینی نہیں مگر اہمیت کے لائق ہیں لہٰذا انکو رقم دینے یا کھلانے سے منّت ادا نہ ہوگی بلکہ گناہ لازم ہے (متفق علیہ)

اہلسنّت کی کتب عوام کو پڑھوا کر اپنے بزرگوں کو ثواب عظیم پہنچائیں تاکہ فوت شدہ کو اسلام کی اشاعت و تبلیغ کے بے انتہا عظیم ثواب کے ساتھ اللہ تعالیٰ اُسکے صلہ میں آپکی بھی مشکلات دور فرمائے

آپ ایک بار آزما کر تو دیکھیں

نام کتب	نرخ	نام کتب	نرخ
سُنّی حنفی نماز (سُنّی ترجمہ) نیوز پیپر		غسل کی سُنّتیں نیوز پیپر	
فاتحہ کا طریقہ ۳/ ختم ذبیح جو طریقہ		اسلام میں محی الدین کا مقام	
قرآن شریف کے غلط ترجموں کی نشاندہی		مجموعہ مناجات یعنی سُنّی مناجات مقبول	
گھروں میں بولے جانیوالے کفریہ کلمات		مجموعہ سلام مجموعہ نعت	
کیا کافر کو بھی کافر نہ کہنا چاہئیے؟ نیوز پیپر		احکام دعوت طعام کھانے پینے کی سُنّتیں نیوز	
داڑھی اسلام کا شعار عظیم ہے		دُعا بعد نماز جنازہ کا ثبوت نیوز پیپر	
بہارِ عقیدت		خاکِ حجاز کے نگہبان نیوز پیپر	
نوری تحفہ مسلمانو حق و باطل کو پہچانو نیوز		قادری رضوی مجموعہ وظائف عکسی	
قصیدہ غوثیہ		سوانح امام احمد رضا نیوز پیپر	
احکام عقیقہ مع بچوں کے اسلامی نام نیوز		تمہید ایمان بآیات القرآن نیوز پیپر	
بارہ مہینوں کے مختصر وظائف		سیرت سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (سندھی)	
شادی کا تحفہ یعنی حقوق الزوجین		نوری طغری	

مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر کی مطبوعہ کتب خصوصی رعایت سے حاصل فرمائیں